عقیدہ ختم نبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں

حافظ اکرم رضا[۱] - (پاکستان) - محمد یعقوب بشوی (پاکستان)

اشاریہ:

ختم نبوت، اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے جس کے مطابق تمام اسلامی فرقوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ قیامت تک آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا نیز دین اسلام ایک ایسا جامع دین ہے جس کی تعلیمات ابدی ہیں اسکے بعد کوئی شریعت نہیں آئے گی، اس کے بعد امامت کا سلسلہ خداوند متعال نے اپنے بندوں میں قرار دیا، آنحضرت ﷺ کی خاتمیت کا اعلان قرآن کریم اور احادیث میں بیان ہوا ہے اور علماء نے اسے دین کے ضرویات میں سے قرار دیا ہے، قرآن کریم کی ایک سو سے زائد آیات مبارکہ عقیدہ ختم نبوت کے ایک ایک پہلو کو کھول کر بیان کرتی ہیں اور سینکڑوں احادیث اس عقیدہ پر گواہ ہیں، سورہ احزاب کی آیت نمبر ۴۰ میں پیامبر گرامی اسلام ﷺ کو «خاتم النبین» کے لقب سے یاد کیا گیا ہے جس کی تفسیر علماء نے اسطرح کی ہے کہ حضر محمد ﷺ اللہ تعالی کے آخری نبی ہیں ۔ اسلام کی جامعیت اور قرآن کریم کی تحریف ناپذیری کسی نئے دین کی ضرورت نہ ہونے اور ختم نبوت کی علتوں میں سے ہیں۔ عقیدہ ختم نبوت کو اس تحقیق میں، تحلیلی اور کلامی روش سے ثابت کیا گیا ہے۔

بنیادی الفاظ: عقیدہ، ختم نبوت، قرآن، شریعت، احادیث۔

۱. (پی ایچ ڈی اسٹوڈنت) akramraza۲۷۴۱۲۱۵@gmail.com

مقدمہ

خدا وند متعال قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ "ان الدین عند اللہ الاسلام" (آل عمران/۱۹) بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ دین اسلام ہے لہٰذا خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہوں نے اسلام کو بطور دین اختیار کیا۔ خداوند متعال نے انسانوں کی بھلائی، ہدایت اور راہنمائی کیلئے وقتاً فوقتاً ایک لاکھ ۲۴ہزار کم و بیش انبیاء اور رسول دنیا میں مبعوث فرمائے اور یہ سلسلہ نبوت خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی تشریف آوری پر ختم ہو گیا لہٰذا آنحضرت ﷺ آخری نبی ہیں اور اب قیامت تک کوئی نبی یا رسول تشریف نہیں لائے گا لہٰذا اب ہر مسلمان پر پیامبر اسلام ﷺ کے آخری نبی ہونے پر ایمان لانا ضروری ہے جو بھی آپ ﷺ کو آخری نبی نہیں مانتا یا اس میں ذرہ بھر بھی شک کرے گا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ خداوند متعال نے قرآن پاک میں پیامبر اسلام ﷺ کو خاتم النبیین (الاحزاب/۴۰) قرار دے کر واضح کر دیا ہے آنحضرت ﷺ ﷺ کی بعثت سے رسالت و نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے، آنحضرت ﷺ قیامت تک کیلئے نبی ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی سورۃ الاحزاب میں ارشاد فرماتا ہے کہ "ما کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِنْ رِجالِکُمْ وَلٰکِنْ رَسُولَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّینَ..." (الاحزاب/۴۰) محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں ہاں وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت کو دوٹوک انداز میں واضح فرمایا۔ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر لحاظ سے خاتم النبیین ہیں۔ تمام مفسرین کے نزدیک لفظ ختم کے معنی، مہر لگانا، بند کرنا اور آخر تک پہنچانے اور ختم الکتاب وغیرہ کے ہیں۔ اس کے معنی ڈاکخانے کی طرح مہر لگانے کے نہیں ہیں کہ جیسے مہر لگانے کے بعد خط جاری کیا جاتا ہے بلکہ اس سے مراد وہ مہر ہے جو لفافے پر یوں لگائی جاتی ہے کہ نہ اس کے اندر سے کوئی چیز باہر آسکے اور نہ کوئی چیز اندر جا سکے جسے عام زبان میں (Sealed) کہتے ہیں۔ اس کا معنی کسی کام کے تکمیل ہونے یا آخر تک پہنچانے کے ہیں یعنی نبوت اور رسالت کا آغاز حضرت آدم) علیہ السلام (سے ہوا، اس کو آخر تک پہنچانے والے خاتم النبیین ﷺ ہیں۔

اس مقالہ میں ایک اشاریہ، مقدمہ اور آیات قرآنی وآحادیث کے ذریعے ختم نبوت ﷺ پر دلائل کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ البتہ ختم نبوت ﷺ پر ایک سو سے زیادہ آیات دلالت کرتی ہیں اور اسی طرح آحادیث مگر اس مقالہ کے اختصار کی وجہ سے تمام آیات اور آحادیث کو ذکر نہیں کر سکتے۔ ان آیات اور آحادیث کو ذکر

کرنا ضروری سمجھتے ہیں، جن کے بغیر یہ موضوع مکمل نہیں ہوتا۔

دلائل:

۱۔ قرآنی دلائل: اس مسئلے کے قرآنی دلائل میں سے ایک جس سے متکلمین استناد کرتے ہیں وہ سورہ احزاب کی آیت نمبر ۴۰ ہے:

پہلی آیت: "ماکانَ مُحمّدٌ اِبا اَحدٍ مِنْ رجالکمْ وَلکنْ رسولَ اللّہِ و خاتمَ النبیینَ" (الاحزاب/۴۰) محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں۔ ہاں البتہ وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ اس آیت کو ختم نبوت کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس آیت میں لفظ خاتم کو لفظی اعتبار سے دیکھا جائے تو اس کے چار معنی ہیں۔

۱۔ خاتم بروزن حافظ (اسم فاعل) اس کے معنی ہیں ختم کرنے والا۔

۲۔ خاتم "تا" پر فتحہ کے ساتھ بروزن عالم اس کے معنی ہیں آخر اور آخرین۔

۳۔ خاتم "تا" پر فتحہ کے ساتھ اس کے معنی ہیں ایسی چیز جس سے اسناد اور خطوط پر مہر لگائی جاتی ہے۔

۴۔ خاتم (تا اور م دونوں زبر کے ساتھ) جیسے ضارب باب مضاربہ میں سے ہے جس کے معنی ہیں کہ جس کے ذریعے رسالت و نبوت کا دروازہ بند کر دیا گیا ہو۔ اس آیت میں لفظ "خاتم" کو "تا" پر فتحہ کے ساتھ "خاتَم" اور "کسرہ" کے ساتھ "خاتِم" دونوں طریقوں سے قرائت کی گئی ہے: عاصِم کی قرات میں "تا" پر فتحہ کے ساتھ پڑھا گیا ہے جو یا فعل ماضِی ہے باب مفاعلہ سے جس کے معنی ختم کرنے کے ہیں، یا اسم ہے جس کے معنی مُہر اور آخری پیغمبر کے ہیں۔ دوسروں کی قرائت میں "تا" پر کسرہ کے ساتھ "خاتِم" پڑھا گیا ہے جو اسم فاعل کا صیغہ ہے جس کے معنی ختم کرنے والے کے ہیں۔ (معجم مقاییس اللغۃ ذیل مادہ ختم) لفظ خاتم کو جس معنی میں لیا جائے یہی مطلب ہے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالی کے آخری پیغمبر ہیں بعد از آن کوئی نبی نہیں آئے گا۔ قرآن کریم کی رو سے، چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ لفظ ''ختم'' کا مادہ قرآن میں سات مقامات پر استعمال ہوا ہے۔

1۔۔۔ خَتَمَ اللّٰہُ عَلیٰ قُلُوْبِھِم (سورۃ بقرۃ: ۷) ترجمہ: مہر کر دی اللّٰہ نے ان کے دلوں پر۔

2۔۔۔ خَتَمَ عَلیٰ قُلُوْبِکُم (سورۃ انعام: ۴۶) ترجمہ: اور مہر کر دی تمہارے دلوں پر

3۔۔۔ خَتَمَ عَلٰی سَمعِہٖ وَقَلبِہٖ (سورۃ الجاثیہ: ۲۳) ترجمہ: مہر کردی اس کے کان پر اور دل پر

4۔۔۔ اَلیَومَ نَختِمُ عَلٰی اَفوَاھِھِم (سورۃ یٰسٓ: ۶۵) ترجمہ: آج ہم مہر لگادیں گے ان کے منہ پر

5۔۔۔ فَاِن یَّشَاِ اللّٰہُ یَختِمُ عَلٰی قَلبِکَ (سورۃ الشوریٰ: ۲۴) ترجمہ: سوا گر اللہ چاہے مہر کردے تیرے دل پر

6۔۔۔ رَحِیقٍ مَّختُوم (سورۃ مطففین: ۲۵) ترجمہ: مہر لگی ہوئی

7۔۔۔ خِتَامُہٗ مِسک (سورۃ مطففین: ۲۶) ترجمہ: جس کی مہر جمتی ہے مشک پر

ان ساتوں مقامات کے اول آخر سیاق وسباق کو دیکھ لیں '' ختم '' کے مادہ کا لفظ جہاں کہیں استعمال ہوا ہے ان تمام مقامات پر قدر مشترک یہ ہے کہ کسی چیز کو ایسے طور پر بند کرنا۔اس کی ایسی بندش کرنا کہ باہر سے کوئی چیز اس میں داخل نہ ہوسکے اور اندر سے کوئی چیز باہر نہ نکالی جاسکے۔وہاں پر'' ختم''کا لفظ استعمال ہوا ہے، مثلا پہلی آیت کو دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کافروں کے دلوں پر مہر کردی۔کیا معنیٰ؟ کہ کفران کے دلوں سے باہر نہیں نکل سکتا اور باہر سے ایمان ان کے دلوں میں داخل نہیں ہوسکتا۔توفرمایا: ختم اللّٰہ علی قلوبھم۔ اب زیر بحث آیت خاتم النبیین کا اس قرآنی تفسیر کے اعتبار سے ترجمہ کریں تو اس کا معنیٰ ہوگا کہ رحمت دوعالم حضرت محمد ﷺ کی آمد پر اللّٰہ تبارک وتعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کے سلسلہ پر ایسی بندش کردی، مہر لگادی کہ اب کسی کو نہ اس سلسلہ سے نکالا جاسکتا ہے اور نہ کسی نئے شخص کو سلسلہ نبوت میں داخل کیا جاسکتا ہے۔

خاتم النبیین اہل سنت مفسرین کی نظر میں:

ابن کثیر اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ثوبان سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ "میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی کسی قسم کا نبی نہیں"۔اس حدیث شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ "خاتم النبیین" کی تفسیر "لانبی بعدی" کے ساتھ خود فرمادی ہے۔اسی لئے حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر میں اس آیت کے تحت چند احادیث نقل کرنے کے بعد آٹھ سطر پر مشتمل ایک نہایت ایمان افروز ارشاد فرماتے ہیں۔"اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور رسول اکرم ﷺ نے حدیث متواتر کے ذریعہ خبر دی کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تاکہ لوگوں کو معلوم رہے کہ آپ ﷺ کے بعد جس نے بھی اس مقام (یعنی نبوت) کا دعویٰ کیا وہ بہت جھوٹا' بہت بڑا افترا پرداز' بڑا ہی مکار اور فریبی' خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہوگا' اگرچہ وہ

خوارق عادات اور شعبدہ بازی دکھائے اور مختلف قسم کے جادو اور طلسماتی کرشموں کا مظاہرہ کرے۔ (تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۴۹۴۔)

اعتراضات:

پیغمبر اسلام ﷺ کے خاتم النبیین ہونے پر مختلف اعتراضات بھی کئے گئے ہیں جن کا علماء اسلام نے مفصل جواب دئے ہیں۔

مثلاً کہا جاتا ہے کہ سورہ احزاب کی آیت نمبر ۴۰ میں لفظ "خاتم" سے مراد انگشتری ہے اور اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ پیغمبر اسلام ﷺ تمام انبیاء (علیہم السلام) کی زینت ہے نہ یہ کہ اس سے مراد، آنحضرت ﷺ کا آخری نبی ہونا ہو۔ اسی طرح ختم نبوت پر یہ اعتراض بھی کیا جاتا ہے کہ قرآن میں پیغمبر اکرم ﷺ کو "خاتم النبیین" کے نام سے یاد کیا گیا ہے نہ "خاتم المرسلین" کے نام سے، پس آنحضرت ﷺ آخری نبیّ ہیں نہ آخری رسول، اس بناپر آپ کے بعد کسی اور رسول کے مبعوث بہ رسالت ہونے کا امکان ہے۔

اس اعتراض کے جواب میں کہا گیا ہے کہ "خاتم" اصل میں اس چیز کو کہا جاتا ہے جس کے ذریعے کسی چیز کو ختم کیا جاتا ہے اور انگشتری کو بھی خاتم اسی بناپر کہا جاتا ہے کہ پرانے زمانے میں خطوط پر انگشتریوں کے ذریعے مہر ختم لگایا جاتا تھا۔ پس لفظ "خاتم" کو زینت میں استعمال کرنا اس کے اصلی معانی کے برخلاف ہے۔ اسی طرح دوسرے اعتراض کے جواب میں کہا گیا ہے کہ رسالت کا مرتبہ نبوت سے بالاتر ہے پس نبوت کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے تو لامحالا رسالت کا سلسلہ بھی ختم ہوگا۔

۲۔ دوسری آیت: " اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا" (المائدہ/۳) آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔

یوں تو ہر نبی اپنے اپنے زمانہ کے مطابق دینی احکام لاتے رہے مگر آنحضرت ﷺ کی تشریف آوری سے قبل زمانہ کے حالات اور تقاضے تغیر پذیر تھے، اس لئے تمام نبی اپنے بعد آنے والے نبی کی خوشخبری دیتے رہے، یہاں تک کہ آپ ﷺ مبعوث ہوئے، آنحضرت ﷺ پر نزول وحی کے اختتام سے دین پایۂ تکمیل کو پہنچ

گیا تو آنحضرت ﷺ کی نبوت اور وحی پر ایمان لانا تمام نبیوں کی نبوتوں اور ان کی وحیوں پر ایمان لانے پر مشتمل ہے، اسی لئے اس کے بعد "واتممت علیکم نعمتی" (المائدہ/۳) فرمایا، علیکم یعنی نعمت نبوت کو میں نے تم پر تمام کر دیا، لہٰذا دین کے اکمال اور نعمت نبوت کے اتمام کے بعد نہ تو کوئی نیا نبی آسکتا ہے اور نہ سلسلہ وحی جاری رہ سکتا ہے۔

ختم نبوت کی اثبات کیلئے بعض دیگر آیات سے بھی استناد کیا گیا ہے؛ مثلاً کہا جاتا ہے کہ وہ آیات جن میں پیغمبر اسلام ﷺ کی رسالت کو عام اور وسیع بیان کیا گیا ہے، یہ آیتیں ختم نبوت پر دلالت کرتی ہیں۔ (مطہری، خاتمیت، ۱۳۸۰ش، ص۱۷) اس بنا پر درج ذیل آیات کو اسی گروہ میں سے قرار دیتے ہیں۔ (مکارم شیرازی، تفسیر نمونہ، ۱۳۷۴ش، ج۱۷، ص۳۴۱ _ ۳۴۲)

تیسری آیت: "وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیۡرًا وَّنَذِیۡرًا" (سبا/۲۸) اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام انسانوں کیلئے بشیر و نذیر بنا کر مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔ یہ اس کا واضح مطلب ہے کہ ہے کہ نبی کریم ﷺ تا قیامت تمام انسانیت کی طرف مبعوث کئے گئے ہیں اور آخری نبی ہیں۔

چوتھی آیت: " قل یا یھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا" (اعراف/۱۵۸) فرمادیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔

یہ دونوں آیتیں صاف اعلان کر رہی ہیں کہ پیامبر گرامی اسلام ﷺ بغیر کسی استثنأ کے تمام انسانوں کی طرف رسول ہو کر تشریف لائے ہیں جیسا کہ خود آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے: "انا رسول من ادرکت حیا و من یولد بعدی" (کنز العمال جلد۱۱ صفحہ ۴۰۴ حدیث ۳۱۸۸۵، خصائص کبری صفحہ ۸۸ جلد ۲) میں اس کے لئے بھی اللہ کا رسول ہوں جس کو اس کی زندگی میں پالوں اور اس کے لئے بھی جو میرے بعد پیدا ہو۔ پس ان آیتوں سے واضح ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ بالفرض اگر آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی مبعوث ہو تو آنحضرت ﷺ "کافۃ الناس" کی طرف اللہ تعالیٰ کے صاحب الزماں رسول نہیں ہو سکتے بلکہ براہ راست مستقل طور پر اسی نبی پر اور اس کی وحی پر ایمان لانا اور اس کو اپنی طرف اللہ کا بھیجا ہوا اعتقاد کرنا فرض ہوگا، ورنہ نجات ممکن نہیں اور آنحضرت ﷺ کی نبوت اور وحی پر ایمان لانا اس کے ضمن میں داخل ہوگا۔

پانچویں آیت: "تَبٰرَکَ الَّذِیۡ نَزَّلَ الۡفُرۡقَانَ عَلٰی عَبۡدِہٖ لِیَکُوۡنَ لِلۡعٰلَمِیۡنَ نَذِیۡرًا" (الفرقان/۱) بابرکت ہے وہ

خدا جس نے اپنے (خاص) بندہ پر فرقان نازل کیا ہے تا کہ وہ تمام جہانوں کیلئے ڈرانے والا بن جائے۔

یہ آیت بھی پیامبر گرامی اسلام ﷺ کے خاتم النبیین ہونے پر دلالت کرتی ہے جس میں اللہ نے پیامبر گرامی اسلام ﷺ پر قرآن مجید کے نازل ہونے کا مقصد بیان فرمایا کہ قرآن کریم اور رسول گرامی اسلام ﷺ قیامت تک تمام لوگوں کے لئے نذیر اور ڈرارنے والے قرار پائیں۔

چھٹی آیت: وما ارسلناک اِلّا رحمۃً للعالمین (الانبیاء/۱۰۷) (اے رسول) ہم نے آپ کو تمام عالمین کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

ساتویں آیت: "والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک و بالآخرۃ ھم یوقنون۔ اولئک علی ھدی من ربھم واولئک ھم المفلحون" (بقرہ/۴/۵)

جو ایمان لاتے ہیں، اس وحی پر جو آپ (ﷺ) پر نازل کی گئی اور اس وحی پر جو آپ (ﷺ) سے پہلے نازل کی گئی اور یومِ آخرت پر یقین رکھتے ہیں، یہی لوگ خدا کی ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ یہ آیت بڑی وضاحت سے ثابت کررہی ہے کہ ہم کو صرف آنحضرت ﷺ کی نبوت اور آنحضرت ﷺ کی وحی اور آنحضرت ﷺ سے پہلے انبیاء اور ان کی وحیوں پر ایمان لانے کا حکم ہے۔ اگر بالفرض آنحضرت ﷺ کے بعد کسی کو بعہدۂ نبوت مشرف کیا جاتا تو ضروری تھا کہ قرآن کریم اس کی نبوت اور وحی پر ایمان لانے کی بھی تاکید فرماتا، قرآن کریم کا تاکید نہ کرنا معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا۔

آٹھویں آیت: "اِذ اَخَذَ اللّٰہُ میثاقَ النَّبِیّین لَمآ آتَیتُکُم مِن کِتابٍ وَحِکمَۃٍ ثُمَّ جاءَکُم رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِما مَعَکُم لَتُؤمِنُنَّ بِہِ وَلَتَنصُرُنَّہٗ قالَ ءَاَقرَرتُم وَاَخَذتُم عَلٰی ذٰلِکُم اِصری قالُوا اَقرَرنا قالَ فَاشہَدُوا وَاَنَا مَعَکُم مِنَ الشّاہِدِینَ" (آل عمران/۸۱)

اور جب اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کردوں پھر آئندہ کوئی رسول تمہارے پاس آئے اور جو کچھ تمہارے پاس ہے اس کی تصدیق کرے تو تمہیں اس پر ضرور ایمان لانا ہوگا اور ضرور اس کی مدد کرنا ہوگی، پھر اللہ نے پوچھا: کیا تم اس کا اقرار کرتے ہو اور میری طرف سے (عہد کی) بھاری ذمہ داری لیتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں! ہم نے اقرار کیا، اللہ نے فرمایا: پس تم گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔

نویں آیت: "ما اَصابَکَ مِن حَسَنَۃٍ فَمِنَ اللّٰہِ وَما اَصابَکَ مِن سَیِّئَۃٍ فَمِن نَفسِکَ وَاَرسَلناکَ لِلنّاسِ رَسُولاً وَکَفی

بِاللّٰہِ شَہِیداً" (النساء/۷۹) تمہیں جو سکھ پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو دکھ پہنچے وہ خود تمہاری اپنی طرف سے ہے اور ہم نے آپ کو تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے اور (اس پر) گواہی کے لیے اللہ کافی ہے۔

دسویں آیت: "وَمَا ہُوَ اِلَّا ذِکۡرٌ لِّلۡعٰلَمِیۡنَ" اور حالانکہ یہ (قرآن) عالمین کے لیے فقط نصیحت ہے۔

گیارہویں آیت: "وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ" (الانبیاء/۱۰۷)؛ (اے رسول) ہم نے آپ کو تمام عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

بارہویں آیت: "ہُوَ الَّذِیۡ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡہُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡہِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ وَلَوۡ کَرِہَ الۡمُشۡرِکُوۡنَ" (التوبہ/۳۳)؛ اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ اسی نے بھیجا ہے تاکہ اسے ہر دین پر غالب کر دے اگرچہ مشرکین کو برا ہی لگے۔

تیرہویں آیت: "یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَ اُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ ۚ فَاِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ فَرُدُّوۡہُ اِلَی اللّٰہِ وَ الرَّسُوۡلِ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ ذٰلِکَ خَیۡرٌ وَّ اَحۡسَنُ تَاۡوِیۡلًا" (النساء/۵۹)

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور تم میں سے جو صاحبان امر ہیں ان کی اطاعت کرو پھر اگر تمہارے درمیان کسی بات میں نزاع ہو جائے تو اس سلسلے میں اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرو اگر تم اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی بھلائی ہے اور اس کا انجام بھی بہتر ہو گا۔

چودہویں آیت: "وَمَنۡ یُّشَاقِقِ الرَّسُوۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الۡہُدٰی وَ یَتَّبِعۡ غَیۡرَ سَبِیۡلِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَ نُصۡلِہٖ جَہَنَّمَ ؕ وَ سَآءَتۡ مَصِیۡرًا" (النساء/۱۱۵)

اور جو شخص ہدایت کے واضح ہونے کے بعد رسول کی مخالفت کرے اور مومنین کا راستہ چھوڑ کر کسی اور راستے پر چلے تو جدھر وہ چلتا ہے ہم اسے ادھر ہی چلنے دیں گے اور ہم اسے جہنم میں جھلسا دیں گے جو بدترین ٹھکانا ہے۔

۲۔ دلائل آحادیث: شیعہ اور اہل سنت حدیثی مآخذ میں ختم نبوت کے بارے میں مختلف احادیث نقل ہوئی ہیں۔ مثال کے طور پر پیغمبر اسلام ﷺ نے حدیث منزلت میں حضرت علی علیہ السلام اور آنحضرت ﷺ کے درمیان نسبت کو ہارون اور موسی کے درمیان موجود نسبت کی طرح قرار دیتے ہوئے فرمایا ان دو نسبتوں میں صرف ایک چیز کا فرق ہے وہ یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ یہ حدیث اہل سنت منابع میں توسط اسماء بنت عمیس سے روایت کی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا:

۱۔ "یا علی! اِنت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ إلااِنہ لیس بعدی نبی" (خصائص علی للامام النسائی: ۶۳۔ (نیز دیکھئے مسند احمد (۶/ ۴۳۸) فضائل الصحابہ للامام احمد (۱۰۲۰) مصنف ابن ابی شیبہ (۶۰/۱۲) اور الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم (۱۳۴۶)) اے علی! تمہارا میرے ساتھ وہی مقام ہے جو ہارون کا موسیٰ علیہما السلام سے تھا، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۲۔ "ولیس بینی وبین عیسی نبی"

پیامبر گرامی اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے اور عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ (صحیح مسلم: ۱۴۴/۴/ ۲۳۶۵، دارالسلام: ۶۱۳۱))

اس حدیث سے دو باتیں صاف ثابت ہیں: سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور پیامبر گرامی اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان کوئی نبی نہیں تھے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے (آسمان سے) نزول تک کوئی نبی نہیں ہوگا اور دوسرے دلائل سے ثابت ہے کہ سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے نزول از آسمان کے بعد قیامت تک بھی کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا

۳۔ "إن مثلي ومثل الأنبياء قبلي كمثل رجل بنى بيتا فأحسنه وإجمله إلا موضع لبنة من زاوية فجعل الناس يطوفون به ويتعجبون ويقولون: هلا وضعت اللبنة، قال: فأنا اللبنة وإنا خاتم النبيين") صحیح مسلم، ج۴، ص۱۶۳، ح ۲۳۔)

میری اور مجھ سے پہلے جو انبیاء گزرے ہیں ان کی مثال یوں ہے جیسے کسی نے ایک بڑی خوبصورت اور عمدہ عمارت بنائی اور اس کے ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ لوگ اس عمارت کے گرد گھوم کر تعجب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اینٹ کیوں نہ لگائی گئی۔ پس وہ اینٹ میں ہی ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے ارشاد ہے کہ "ایھا الناس انہ لا نبی بعدی ولا سنۃ بعد سنتی" (حر عاملی وسائل الشیعہ، ج۱۱، ص۵۵۵) اے لوگوں جان لو کہ میرے بعد کوئی پیامبر نہیں ائے گا اور نہ ہی میری سنت اور شریعت، احکام دین کوئی دوسری شریعت اور دین ائے گا۔

۵۔ "انا خاتم النبیین وعلی خاتم الوصیین" (حر عاملی وسائل الشیعہ، ج۱۱، ص۵۵۵) پیامبر اسلام نے فرمایا: میں آخری نبی ہوں اور علی آخری وصی ہیں۔

اسی طرح بہت سی آحادیث دلالت کرتی ہیں کہ پیامبر گرامی اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخرین پیامبر ہیں۔ لھذا ہم اسی پر اکتفاء کرتے ہیں۔

مآخذ:

۱. قرآن کریم
۲. ابن فارس، احمد بن فارس، معجم مقاییس اللغۃ، تحقیق عبدالسلام محمد ہارون، قم، دفتر تبلیغات اسلامی حوزہ علمیہ قم، ۱۴۰۴ق۔
۳. طریحی، فخر الدین، مجمع البحرین، تصحیح: سید احمد حسینی، تہران، کتابفروشی، ۱۴۱۶ق۔
۴. علامہ حلی، حسن بن یوسف، واجب الاعتقاد علی جمیع العباد، قم، کتابخانہ آیت اللہ مرعشی نجفی، ۱۳۷۴ش،
۵. سبحانی، جعفر، «خاتمیت و مرجعیت علمی امامان معصوم علیہم السلام»، کلام اسلامی، ش۵۵، پاییز ۱۳۸۴ش۔
۶. طباطبائی، محمد حسین، المیزان فی تفسیر القرآن، قم، دفتر انتشارات اسلامی وابستہ بہ جامعہ مدرسین حوزہ علمیہ قم، ۱۴۱۷ق۔
۷. طوسی، محمد بن حسن، مصباح المتہجّد و سلاح المتعبد، بیروت، مؤسسہ فقہ الشیعہ، ۱۴۱۱ق/۱۹۹۱م۔
۸. عباسی، ولی اللہ، «خاتمیت از دیدگاہ استاد مطہری و اقبال لاہوری»، رواق اندیشہ، ش۲۸، فروردین ۱۳۸۳ش۔
۹. مسلم بن حجاج، المسند الصحیح المختصر بنقل العدل عن العدل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، بیروت، دار احیاء التراث العربی، بی تا۔
۱۰. مطہری، مرتضی، خاتمیت، تہران، صدرا، ۱۳۸۰ش۔
۱۱. مکارم شیرازی، ناصر، تفسیر نمونہ، تہران، دار الکتب الاسلامیہ، ۱۳۷۴ش۔
۱۲. شیخ حر عاملی، محمد بن حسن، وسائل الشیعۃ، مؤسسۃ آل البیت علیہم السلام، قم، ۱۴۰۹ق۔
۱۳. نیشابوری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، دار الطباعۃ العامرہ، ۱۳۲۹ق۔
۱۴. بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، الاعلی للشئون الاسلامیہ لجنۃ احیاء کتب السنۃ، مصر، ۱۴۱۰ق،